



سوال

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

جواب

الحمد للہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور من نور اللہ کہنے سے اگر تو یہ مراد ہے کہ ان کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے نور ذاتی ہے تو یہ قرآن و سنت کے مخالف ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر ثابت کرتے ہیں، اور اگر اس سے یہ مراد ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لحاظ و اعتبار سے نور ہیں کہ ان کے پاس جو وحی آئی وہ مخلوق میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کی رشد و ہدایت کا سبب بنی تو اس لحاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔
تو اس کے متعلق مستقل فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ جاری ہوا ہے جس کی نص ذیل میں پیش کی جاتی ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نور ہدایت و رسالت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے بصیرت والوں کو جسے چاہا ہدایت عطا فرمائی، اور اس بات می کوئی شک نہیں کہ نور رسالت اور نور ہدایت اللہ ہی کی جانب سے ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ کسی انسان کے لئے یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر یہ کہ اس پر وحی کرے، یا پھر پردہ کے پیچھے سے یا کسی رسول کو بھیج کر، اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے، بیشک وہ بلند و برتر اور حکمت والا ہے۔

اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے، آپ اس سے پہلے بھی یہ نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟ لکن ہم نے اسے نور بنایا، اس کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں، بیشک آپ صراطِ مستقیم کی راہنمائی کر رہے ہیں۔

اس اللہ تعالیٰ کے راہ کی راہنمائی جس کی ملکیت میں سب آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے، جان لو! سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں { الشوریٰ/51-53

اور یہ نور خاتم الاولیاء سے نہیں لیا گیا جیسا کہ کچھ ملحد لوگوں کا یہ عقیدہ ہے اور وہ یہ گمان رکھتے ہیں کہ یہ نور خاتم الاولیاء سے ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم تو گوشت اور ہڈیوں وغیرہ سے ہے۔۔۔ الخ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں اور باپ سے ہوئی ہے، اور ان کی ولادت سے پہلے کوئی مخلوق پیدا نہیں ہوئی اور اسی طرح جو یہ روایت کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا، یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے چہرے کے نور سے ایک مٹھی لی تو یہ مٹھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف دیکھا تو اس میں سے کچھ قطرے گرے تو ان میں سے ہر قطرے سے نبی پیدا کیا، یا پھر یہ روایت کہ ساری مخلوق کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پیدا کیا گیا ہے، تو یہ اس طرح کی جتنی بھی روایات ہیں ان کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی ان میں سے کوئی ایک بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

تو مندرجہ بالا فتویٰ کی روشنی میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا باطل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور من نور اللہ ہیں۔



اور جو یہ روایات آپ نے سوال میں ذکر کی ہیں کہ میں عین کے بغیر عرب ہوں یعنی رب، تو اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی صحیح ہے اور اسی طرح یہ روایت کہ میں بغیر میم کے احمد ہوں یعنی احد۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے، صفت ربوبیت اور اللہ تعالیٰ کی خاص صفات سے متصف ہونا تو اللہ عزوجل کا خاصہ ہے ان کے ساتھ کوئی اور متصف نہیں ہو سکتا تو مطلقاً یہ جائز نہیں ہے کہ مخلوق میں سے کسی کو یہ کہا جائے کہ وہ رب ہے اور یا یہ کہ وہ احد ہے، تو یہ ایسی صفات ہیں جو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں لہذا کسی رسول اور یا کسی اور بشر کے ساتھ ان صفات کو متصف کرنا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ پر رحمتیں نازل فرمائے، آمین۔

اللبیۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء - فتاویٰ اللبئیۃ الدائمۃ 310/1

سوال؟

کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے لئے پیدا فرمایا؟ اور اس کا کیا معنی ہے کہ (اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک (آسمان و زمین) کو نہ پیدا کرتا) کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ نہیں؟ ہمیں اس کی حقیقت بتائیں؟

آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اللہ وہ ذات ہے جس نے ساتوں آسمانوں اور اسی طرح اتنی ہی زمینوں کو پیدا فرمایا ان کے درمیان اس کا حکم نازل ہوتا ہے تاکہ تمہیں اس کا علم ہو جائے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے

اور جو حدیث سوال میں ذکر کی گئی ہے وہ موضوع اور بناوٹی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور افتراء ہے اس کی صحت کی کوئی اساس نہیں ملتی۔

اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل اور صحابہ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔ اللبئیۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء۔

اسلام سوال و جواب

فتویٰ نمبر: 4509